احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون: ۴۴۹ | رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۷۸/۴۳ | جمعرات ۸ شوال ۱۴۱۳ھ، یکم شہادت ۱۳۷۲ہش، یکم اپریل ۱۹۹۳ء | نمبر ۷۵

حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر کی صحت کے بارے میں تازہ اطلاع

ربوہ: ۳۱ - مارچ - مکرم چوہدری غلام دستگیر صاحب نائب امیر فیصل آباد اطلاع دیتے ہیں کہ حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر کا بخار اب اُتر گیا ہے - مگر بلغم میں اضافہ ہو جانے سے تکلیف ہے - تاہم طبیعت سنبھل گئی ہے - بات چیت کرتے ہیں - آج صبح کچھ کھایا پیا بھی ہے۔

احباب کرام سے حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر کی صحتیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"شیطان کے لئے یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ انسان کی سرشت اور بناوٹ میں دو قوتیں رکھی گئی ہیں اور وہ دونوں ایک دوسرے کی ضد ہیں - اور یہ اس واسطے رکھی گئی ہیں کہ انسان ان کی وجہ سے آزمائش اور امتحان میں پڑ کر بصورتِ کامیابی قربِ الٰہی کا مستحق ہو - ان دو قوتوں میں سے ایک قوت نیکی کی طرف کھینچتی ہے اور دوسری بدی کی طرف بلاتی ہے - نیکی کی طرف کھینچنے والی قوت کا نام مَلک یا فرشتہ ہے اور بدی کی طرف بلانے والی قوت کا نام شیطان ہے - یا بالفاظِ دیگر یوں سمجھ لو کہ انسان کے ساتھ دو قوتیں کام کرتی ہیں - ایک داعی خیر اور دوسری داعی شر - اگر کسی کو شیطان اور فرشتہ کا لفظ گراں گذرتا ہے تو یوں ہی سمجھ لے انسان میں دو قوتوں سے تو کسی کو انکار نہیں ہو سکتا - خدا تعالیٰ نے کسی بدی کا کبھی ارادہ نہیں کیا - خدا تعالیٰ نے جو کیا خیر ہی خیر کیا ہے۔

دیکھو اگر دنیا میں گناہ کا وجود نہ ہوتا تو نیکی بھی نہ ہوتی - نیکی گناہ سے پیدا ہوتی ہے - گناہ کے وجود سے ہی نیکی کا وجود پیدا ہوتا ہے - دیکھو اگر کسی کو زنا کا موقعہ ملتا ہے اور اس میں طاقت موجود ہے اور پھر وہ گناہ سے بچتا ہے تو اس کا نام نیکی ہے - اگر کسی کو چوری اور ظلم وغیرہ گناہ کے مواقع ملتے ہیں اور پھر وہ اس کے کرنے پر قادر بھی ہو - بایں ہمہ وہ ان کا ارتکاب نہ کرے اور اپنے آپ کو بچاوے تو وہ نیکی کرتا ہے - گناہ کا موقعہ اور قدرت پا کر گناہ نہ کرنا ہی ثواب اور نیکی ہے۔"

(ملفوظات جلد پنجم صـ ۶۲۳)

ولادت

مکرم عقیل احمد صاحب (راولپنڈی) ابن مکرم صوبیدار محمد شفیع صاحب انور کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے بیٹی عطا فرمائی ہے

حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے سجیلہ احمد نام عطا فرمایا ہے - بچی خدا کے فضل سے وقفِ نَو کی سکیم میں شامل ہے۔

نومولودہ مکرم وسیم گورداسپوری صاحب کی نواسی ہے - اللہ تعالیٰ بچی کو دراز عمر عطا فرمائے - دین کی خادمہ اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔

نسیم سیفی

بوسنیا کے مسلمانوں سے جماعت احمدیہ کا محبت بھرا سلوک

(اقتباس از خطبہ فرمودہ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

"بوسنیا کے متعلق اس وقت خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ ہر ملک میں جہاں جہاں بھی بوسنیا کے مہاجرین ہیں غیر معمولی محبت کا سلوک کر رہی ہے اور بہت محنت کر رہی ہے

چنانچہ جو تفصیل سے رپورٹیں ملتی ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ بعض لوگ تو وقف ہو گئے ہیں اس بات کے لئے - دن رات بوسنیا کے مظلوموں کی خدمت کرنا - ان سے تعلقات استوار کرنا - ان کو دعوت

الذکر) میں لے کر آنا یا ان تک پہنچ کر ان کو نیکی کی باتیں پہنچانا - پھر ہمدردی کے عملی تمام ذرائع کو کام میں لاتے ہوئے ان کے زخموں کو مندمل کرنے کی کوشش کرنا یہ اب یورپ کی جماعتوں میں عام دستور ہو رہا ہے اور میں بہت ہی اللہ تعالیٰ کے احسان کے ساتھ اس بات کا ذکر کرتا ہوں کہ یہاں کی لجنہ کو خصوصیت سے بہت عمدہ خدمت کی توفیق مل رہی ہے

چنانچہ چند دن پہلے اسلام آباد میں بوسنین خواتین اور بچوں پر مشتمل ایک بڑا قافلہ آیا - دو تین جگہ لجنات کی شاخوں نے جس کا انتظام کیا اور بڑی محنت سے احمدی خواتین ان کے گھروں تک پہنچیں ان کو ساتھ لے کر آئیں اور کافی دلچسپ ایک مجلس لگی - دلچسپ ان معنوں میں بھی کہ جو آنسو اس مجلس میں بہتے تھے وہ خوشی کے بھی تھے اور غم کے بھی تھے ان چہروں کو جس نے نہیں دیکھا اس کو تصور نہیں ہو سکتا کہ کیسی عجیب کیفیات کے حامل وہ چہرے تھے - ایک طرف اسلام کے نام پر بے لوث خدمت کے نتیجے میں پگھلے جا رہے تھے اور دوسری طرف ان کو اپنے دردناک ماضی کی یادیں آتی تھیں جو قریب کا ماضی ہے اور اس کے نتیجے میں چہرے پر عجیب قسم کی وحشت دوڑ نے لگتی تھی - تعض آنکھوں میں مسکراتے ہوئے بھی اتنا گہرا غم تھا کہ ان میں ڈوب کر انسان کے دل میں ہول اٹھتا ہے کہ کس گہرائی کا غم ہے جس کی کوئی انتھاہ دکھائی نہیں دیتی

(از خطبہ فرمودہ ۵ فروری ۱۹۹۳ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقامِ اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ
قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

یکم - شہادت ۱۳۷۲ ہش یکم - اپریل ۱۹۹۳ء

سوچئے - لیکن کب؟

اب تو ایسے لطیفے - یا ایسی باتیں - کم کم سُننے میں آتی ہیں - لیکن جب پاکستان ابھی وجود میں نہیں آیا تھا اور ہندوستان میں ہندو سِکھ مسلمان - سب کے سب - خاصی بڑی بڑی تعداد میں آباد تھے اور ایک دوسرے سے ہنسی مذاق کا رنگ رکھتے تھے - کبھی ہنسی مذاق پر کھلکھلا کر ہنستے اور کبھی بوکھلا جاتے - ان دنوں کہا کرتے تھے کہ ایک قوم ایسی ہے جو کام شروع کرنے سے پہلے سوچتی ہے کہ جو کام کرنے لگے ہیں یہ کس طرح کیا جائے گا اور اس کے نتائج کیا ہونگے - ایک اور قوم ایسی ہے جو کام شروع کرنے سے پہلے تو کچھ نہیں سوچتی - کام شروع کر دیتی ہے - اور ساتھ کے ساتھ سوچتی بھی چلی جاتی ہے کہ یہ کام کِس کِس طرح کیا جائے اور اس کا نتیجہ کیا ہوگا - اور ایک تیسری قوم ہے جو کام سے پہلے بھی نہیں سوچتی - اور کام کرتے ہوئے بھی نہیں سوچتی بلکہ کام جیسا کیسا بھی ہوُا کر لیا اور پھر سوچنے لگتی ہے کہ یہ کام کیوں کیا اور اس کا نتیجہ کیا نِکلا ہے۔

ان تینوں قوموں کے کردار الگ الگ ہیں - جو پہلے سوچتی ہے اور پھر کام شروع کرتی ہے - وہ اپنے کام کے لئے پوری تیاری کرتی ہے سامان مہیّا کرتی ہے اور ایک سکیم کے مطابق کام کرتی ہوئی بھرپور کامیابی حاصل کر لیتی ہے - اسے پہلے سے معلوم ہوتا ہے کہ کام مکمل ہونے پر کیا نتیجہ نکلے گا - دوسری قوم کام شروع تو کر دیتی ہے اور ساتھ کے ساتھ سوچتی بھی چلی جاتی ہے - کبھی گرتی ہے - کبھی سنبھلتی ہے - کبھی یوں کرتی ہے اور کبھی ووں کرتی ہے - لیکن اپنے کام میں جُتی رہتی ہے - اور اس طرح کبھی نہ کبھی کسی نہ کسی طرح کام کر لیتی ہے - تیسری قوم کچھ سوچتی ہی نہیں - نہ کام سے پہلے نہ کام کے دوران - جب نتیجہ نکلتا ہے تو کبھی اس کی مرضی اور خواہش کے مطابق ہوتا ہے - اور کبھی بالکل برعکس - لیکن کام ختم ہو جانے کے بعد کیا کیا جا سکتا ہے -

اگر ہم ان تینوں طریقوں پر غور کریں تو بالبداہت اس نتیجہ پر پہنچیں گے کہ کام کا بہترین طریق یہ ہے کہ شروع کرنے سے پہلے اس کے تمام پہلوؤں پر غور کر لیا جائے - کام کے طریق پر بھی اور کام کے نتائج پر بھی - اور پھر مصمم ارادے اور بھرپور ہمّت کے ساتھ اپنا کام کریں - اور دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ کامیابی سے ہمکنار کر دے۔

روک لو معصیت سے ہاتھ اپنا
نیکیوں کی طرف بڑھاؤ قدم
دل میں رکھّو جلن محبّت کی
اور آنکھیں ہوں یاد سے پُرنم

ـــــــ ابوالاقبال

درماں سمجھ رہا ہوں جنوں کے اثر کو مَیں
دُشمن بناؤں سَر کو نہ توڑوں جو گھر کو مَیں

ہے ننگِ عشق اہل ہمم گریہ و بُکا
نفرت سے دیکھتا ہوں ہر اِک نوحہ گر کو مَیں

دل نذرِ سوزِ عشق ہوُا بھی تو کیا ہوُا
میری چلے تو آگ لگا دوں جگر کو مَیں

روئے سُخن ہے مجھ سے نگاہیں عدُو پہ ہیں
پہچانتا ہوں خوب تمہاری نظر کو مَیں

سُن اَے حریفِ ملّت صبر و رضا ہے یہ
کرتا ہوں پیار خنجرِ بیداد گر کو مَیں

بھولا ہوں رہ مناظرِ منزل کو دیکھ کر
بدنام کر رہا ہوں مگر راہبر کو مَیں

حیراں ہوں کیا کروں کہ ابھی سے ہے بدحواس
دل اپنا دوں کہ اپنی زباں نامہ بَر کو مَیں

جاؤں کہاں بتا تو سہی اس کو چھوڑ کر
کس آسماں سے لاؤں تیر سنگ دَر کو مَیں

پھر اتصال طالب و مطلوب ہے محال
بیٹھے رہے اِدھر کو اگر تم۔ اُدھر کو مَیں

حیراں ہوں اضطرابِ دلِ دَرد مند سے
سمجھاؤں کس دلیل سے اس بے خبر کو مَیں

قطرہ بھی خون کا دلِ مایوس میں نہیں
پہنچاؤں اب کہاں سے رسد چشمِ تر کو مَیں

گوہرؔ تمہیں بتاؤ کہ ہے اس کا کیا علاج
دشمن طبیب سمجھے مجھے۔ چارہ گر کو مَیں

ذوالفقار علی خان گوہر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ۔ الثانی

تلقینِ عمل

غرض سچ ایک قیمتی چیز ہے اور کوئی مشکل بھی نہیں آسان ترین ہے جو کام ہاتھ نے کیا ہے اس کے متعلق یہ کہہ دینا کہ ہاتھ سے یہ کام کیا ہے اس میں بوجھ کیا ہے آپ نے جو کچھ دیکھا اس کے متعلق یہ کہہ دینا کہ آنکھ نے فلاں چیز دیکھی ہے اس میں کون سی مشکل ہے کانوں نے ایک بات سنی اور اس کے متعلق یہ کہہ دینا کہ کانوں نے فلاں بات سنی ہے اور اس کو دہرا دینا کون سی مشکل بات ہے۔ یہاں کوئی فقرہ نہیں بنانا صرف ایک بات کو دہرا دینا ہے۔ مثلاً عربی زبان ہے آپ لوگ اسے بڑی مشکل سے سیکھ سکتے ہیں لیکن ایک دو سال کے بچے کو بھی کہو ذَهَبْتُ تو وہ اسے دہرا دیگا گویا جو فقرہ بنانا تم ساتویں آٹھویں جماعت میں سیکھو گے وہ تم ایک سال کے بچے سے بھی سن سکتے ہو۔ تم کہو گے ذَهَبْتُ تو وہ فوراً دہرا دے گا اسی طرح سچ نقل کرنے کو کہتے ہیں۔ یعنی جب تم سچ بولتے ہو تو ایک بات کو دہرا دیتے ہو ہاں ہاتھ سے ایک کام کرتے ہو تو تم کہتے ہو ہاتھ فلاں کام کرتے ہیں آنکھیں دیکھتی ہیں۔ تو تم کہتے ہو آنکھیں دیکھتی ہیں کان سنتے ہیں۔ تو تم کہتے ہو کان سنتے ہیں زبان چکھتی ہے تو تم کہتے ہو زبان چکھتی ہے اور اسی کو سچ کہتے ہیں لیکن یاد رکھو سچ کے یہ معنی نہیں کہ آنکھ نے جو کچھ دیکھا ہے وہ تم ضرور کہہ دو۔ قرآن کریم بعض باتوں کے بیان کرنے سے منع کرتا ہے۔ اگر کوئی شخص ان کو بیان کرتا ہے تو وہ سچ نہیں بولتا بلکہ فتنہ و فساد پھیلاتا ہے سچ کے معنے صرف یہ ہیں کہ اگر تم کوئی بات کہو تو ضرور سچ کہو یہ نہیں کہ تم وہ بات ضرور کہو۔ فرض کرو تم نے ایک لڑکے کو کسی دوسرے لڑکے کو مارتے دیکھا اب اگر ہیڈ ماسٹر تمہیں بلا کر پوچھتا ہے کہ کیا اس لڑکے نے فلاں لڑکے کو مارا تھا تو تم سچی بات بتا دو خواہ مارنے والا تمہارا گہرا دوست ہی ہو لیکن اگر تم خود ہیڈ ماسٹر کے پاس چلے جاتے ہو اور اسے کہتے ہو کہ میں نے فلاں لڑکے کو مارتے ہوئے دیکھا ہے تو یہ سچ نہیں بلکہ فتنہ و شرارت ہے۔ جب ہیڈ ماسٹر خود بلا کر پوچھے اور تم کہو میں نے فلاں لڑکے کو مارتے ہوئے دیکھا ہے تو یہ سچ ہوگا لیکن اگر تم خود ہیڈ ماسٹر کے پاس چلے جاتے ہو اور کہتے ہو میں نے فلاں لڑکے کو مارتے ہوئے دیکھا ہے تو یہ فتنہ ہوگا اور دین حق اس سے منع کرتا ہے۔ ہر نیکی کسی محل پر گناہ بن جاتی ہے اور ہر بدی کسی محل پر نیکی بن جاتی ہے۔ مثلاً عفو کرنا بھی دین حق نے جائز رکھا ہے۔ فرض کرو اس لڑکے نے واقعی طور پر کسی لڑکے کو مارا تھا لیکن بعد میں مار کھانے والا مارنے والے کو معاف کر دیتا ہے اور اپنے والدین یا بہن بھائیوں کو نہیں بتاتا تو یہ بہت بڑی نیکی ہے۔ اب اگر تم اس کے والدین کے پاس چلے جاتے ہو اور کہتے ہو فلاں لڑکے نے تمہارے لڑکے کو مارا ہے تو گو اس طرح تم ایک حقیقت بیان کرتے ہو لیکن تمہارا یہ حقیقت بیان کرنا فتنے کا موجب بن جائے گا۔ وہ لڑکا مارنے والے کو معاف کر آیا تھا۔ لیکن اس کے والدین یا استاد اگر تم ان کے پاس رپورٹ کرتے ہو تو اسے سزا دیں گے پس سچ اس چیز کا نام نہیں کہ تم جو کچھ بھی دیکھو وہ بیان کر دو۔ سچ اس چیز کا نام ہے کہ جب تم سے گواہی لی جائے تو تم وہی بیان کرو جو واقعہ ہوا ہے یہی وجہ ہے کہ شریعت نے حکم دیا ہے کہ گواہی صرف قاضی لے کیونکہ بعض جگہیں ایسی ہوتی ہیں جہاں شریعت کہتی ہے کہ گواہی نہ لو۔ اب اگر گواہی لینے والا قاضی نہ ہو تو ہو سکتا ہے وہ کوئی ایسی بات پوچھ لے جس کے پوچھنے کی شریعت نے اجازت نہیں دی۔ اور اس طرح فتنہ پھیل جائے۔ مثلاً ایک شخص کسی دوسرے شخص پر الزام لگاتا ہے کہ اس نے چوری کی تو اب چوری کرنا بیشک جرم ہے لیکن قاضی کو یہ اختیار نہیں کہ اس کی بات مان لے اور فیصلہ کر دے کہ اس نے فی الواقعہ چوری کی ہے۔ قاضی کو فیصلہ کرنے کا اسی وقت اختیار ہے جب الزام لگانے والا الزام کو گواہوں سے ثابت کر دے۔ شریعت نے توبہ کا دروازہ کھلا رکھا ہے اور توبہ کا دروازہ اسی وقت کھلا رہ سکتا ہے جب اخفاء کا دروازہ کھلا رہے۔ جب کسی جرم کو چھپانے کی اجازت نہیں تو توبہ کا دروازہ بھی کھلا نہیں۔ مثلاً اگر کسی نے دوسرے شخص کا کھانا اٹھا لیا تو ہو سکتا ہے وہ ایسا کرنے میں معذور ہو اور خدا تعالیٰ نے اس پر پردہ ڈال دیا ہو یا ہو سکتا ہے خدا تعالیٰ مالک کو اپنے پاس سے بدلہ دے دیں۔ یا ہو سکتا ہے۔ کھانا کھا لینے کے بعد اسے خیال آئے کہ میں نے بڑی غلطی کی ہے۔ دو وقت کا پہلے فاقہ تھا تو ایک وقت کا فاقہ اور برداشت کر لیتا۔ وہ خدا تعالیٰ کے سامنے گڑگڑائے اور کہے خدایا میں نے غلطی کی ہے تو مجھے معاف کر دے اور خدا تعالیٰ نے اسے معاف کر دیا ہو اور جس شخص کا کھانا اس نے کھایا ہے وہ بھی صبر کر لے لیکن اگر اسے کھانا کھاتے ہوئے کوئی دیکھ لیتا ہے۔ اور وہ مالک کو کہہ دیتا ہے کہ فلاں نے تمہاری چوری کی ہے تو یہ سچ نہیں بلکہ صرف فتنہ اور شرارت ہے۔ اس قسم کی شکایت اگر قاضی کے پاس جائے تو چونکہ وہ شریعت کا واقف ہوگا وہ کہے گا دو گواہ لاؤ اور اگر دو گواہ مل جاتے ہیں تو پتہ لگا کہ خدا تعالیٰ نے اس کی پردہ پوشی نہیں کی لیکن اگر وہ بغیر گواہوں کے اس کی بات مان لیتا ہے تو وہ خدا تعالیٰ کی پردہ پوشی کو توڑتا ہے پس سچ کے یہ معنی نہیں کہ جو کچھ تم دیکھو اُسے ضرور بیان کرو اور نہ سچ کے یہ معنی ہیں کہ جو کچھ تم دیکھو اسے ہر ایک سامنے بیان کرو اگر غیر قاضی تم سے سوال کرتا ہے تو تم کہہ دو میں نہیں بتاتا۔ اسی طرح اگر تم کسی شخص کو جرم کرتے دیکھتے ہو تو تمہارا اس پر پردہ ڈال دینا سچ کے خلاف نہیں۔ تمہارا سچ کے خلاف فعل اس وقت متصور ہوگا۔ جب قاضی یا قائم مقام قاضی جسے شریعت نے اپنے دائرہ میں گواہی لینے کا حق دیا ہے تم سے دریافت کرے اور تم سچ نہ بولو مثلاً تم سکول کے ساتھ تعلق رکھتے ہو اگر کسی لڑکے نے دوسرے لڑکے کو مارا یا اس نے گالی دی یا سکول کی کوئی چیز اٹھا لی تو مجسٹریٹ ہیڈ ماسٹر ہے اگر وہ تمہیں بلاتے اور تم سے دریافت کرے کہ فلاں بات کیسے ہوئی تو تم ٹھیک ٹھیک واقعہ بیان کر دو لیکن اگر وہ تمہیں گواہی کے لئے نہ بلائے تو خواہ وہ بات درست ہی ہو اس کا چھپانا سچ کے خلاف نہیں بلکہ اس طرح تم صلح پسند بنتے ہو۔ اور فتنہ سے دور رہتے ہو۔

دین حق کی یہ تعلیم ہے کہ ہمیشہ قول سدید ہونا چاہیئے کیونکہ بہت سے جھگڑے اور تفرقے قول سدید نہ ہونے سے ہی پیدا ہوتے ہیں

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

ایک چھوٹی سی بات

خواتین نہ صرف زیور کی دلدادہ ہوتی ہیں بلکہ ان کی ہمیشہ یہ خواہش ہوتی ہے کہ ان کا زیور چمکتا دمکتا رہے۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ بعض لاپرواہ بہنیں اس بات کی زیادہ پرواہ نہ کرتی ہوں لیکن فطرت کے لحاظ سے ہر خاتون کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ یا اسے نئے سے نیا زیور ملتا رہے یا اس کے پاس جو زیور بھی ہے اس کی چمک دمک میں کمی نہ آئے۔ اسی لئے اکثر ایسا ہوتا ہے کہ ایک خاتون دوسری سے پوچھتی ہے یہ کانٹے کب خریدے؟ بہت اچھے ہیں اور دوسری خاتون جواب دیتی ہے۔ یہ تو برسوں سے میرے پاس ہیں۔ بس میں نے رکھے ہی اس طرح ہیں کہ ان کی چمک دمک قائم رہتی ہے۔

اسی سلسلے میں ہمیں کسی نے بتایا ہے کہ چاندی اور سونے کے زیورات کی چمک دمک کو قائم رکھنے کے لئے آپ ایسا کریں کہ انہیں اپنی ہتھیلی پر رکھ کر دانتوں کے برش پر ڈینٹل پیسٹ لگا کر یعنی وہی پیسٹ جس سے آپ دانت صاف کرتے ہیں برش کو ان زیورات پر رگڑیں۔ کچھ دیر رگڑنے کے بعد زیورات کو صاف پانی سے دھو ڈالیں۔ آپ دیکھیں گے کہ ان میں چمک دمک پیدا ہو گئی ہے۔

اسی طرح ہمیں یہ بھی بتایا گیا کہ اگر آپ دو تین آلو لے کر ابال لیں تو ان کے پانی میں اپنے چاندی اور سونے کے زیورات کچھ دیر رکھ چھوڑیں اور پھر انہیں عام پانی سے دھو لیں۔ ان کی چمک دمک بھی بحال ہو جائے گی۔ یہ دو باتیں آپ زیورات کے سلسلے میں ٹوٹکے سمجھ لیں۔ ٹوٹکہ چھوٹی سی بات ہوتا ہے اور چھوٹی سی بات ہی کے کالم میں ہم نے یہ باتیں آپ سے کہی ہیں۔ (ن۔س)

زیارت مرکز وفد واقفینِ نو

۱۔ واقفین نو کا ۴۷ افراد پر مشتمل ایک وفد جس میں ۲۲ واقفین، ۲۲ مائیں اور ۳ والد شامل تھے مکرم میاں اعجاز احمد طاہر صاحب سیکرٹری وقف نو حلقہ (بیت السلطان) نصیر آباد (ربوہ) ضلع جھنگ کی قیادت میں مورخہ ۱۵ فروری

باقی ص۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کس نے کیا کہا

دی ہیرلڈ

مارچ ۱۹۹۳ء

عبدالمجید کراچی سے دی ہیرلڈ کے مارچ ۱۹۹۳ء کے شمارے میں خطوط کے کالم میں لکھتے ہیں۔

Minority Interest

The exhaustive special report on minorities in Pakistan, their problems and handicaps, carried by the mammoth annual issue of the *Herald* makes interesting if grim reading. I would call it the magazine's *chef-d'oeuvre*. This neglected, at times persecuted, mass of people should feel encouraged that their case is not being decided by default.

As suggested in one of your articles, if Pakistan is to be welded into a cohesive, formidable nation, the first imperative is to reintroduce the joint electorate system.

As a result of the separate electorate system, the minorities have been totally marginalised from the mainstream political and socio-economic life of the country. It is high time that we did away with this system of segregation. Should a 97 per cent-strong majority be in jitters vis a vis a three per cent minority (according to the 1981 census, religious minorities comprise three per cent of the population)?

It is a bizzare coincidence that Pakistan and South Africa are the only two countries currently enforcing the separate electorate system, the former on the basis of religion and the latter on the basis of race. This all too ugly bracketing should now be done away with. Even the white South African regime is in the process of doing away with the system of apartheid.

What makes the system of separate electorates more outrageous is that it is based on religious division rather than national consideration. The situation is bound to worsen if allowed to proliferate further with several variants of sectarianism as its basis.

Religion is each individual's personal matter. No one has the remotest right to call into question the claim of a person who, despite his affiliation of sect, professes to be Muslim and believes in the Kalima Tayyaba. No one has been given the right to peep into the heart or the mind of another person. As a matter of fact, no device, acid test, yardstick, or barometer has so far been invented to determine the level or the strength and value of man's faith and his relationship with God Almighty. This is outside man's ken.

Abdul Majid Karachi

پاکستان کی اقلیتوں کے متعلق ایک بھرپور رپورٹ خصوصی رپورٹ جو آپ کے سالانہ خاصے ضخیم شمارے میں شائع ہوئی ہے اس میں اقلیتوں کے مسائل اور جن باتوں میں وہ کسی نہ کسی طرح دوسروں سے کم تر سمجھے جاتے ہیں (HANDICAPS) شائع کی گئی ہے۔ ایک دلچسپ لیکن تکلیف دہ مطالعہ بنتی ہے۔ میں تو کہوں گا کہ یہ میگزین کا ـــــ ہے۔ وہ لوگ جنہیں نظر انداز کیا جاتا ہے اور بعض اوقات انہیں ایذائیں بھی دی جاتی ہیں اب انہیں حوصلہ ملنا چاہیئے کہ ان کے معاملے کو "ڈی فالٹ" سے نہیں دیکھا جاتا۔ (جس کا مطلب یہ ہے کہ ان کی تصویر کا صرف تاریک حصہ ہی سامنے نہیں آتا)

جیسا کہ آپ کے ایک مضمون میں یہ بات پیش کی گئی ہے اگر پاکستان کو ایک مضبوط یکجہتی والا ملک بنناہے اور ایک مضبوط قوم کی صورت میں سامنے آنا ہے تو سب سے پہلی لازمی بات یہ ہے کہ مخلوط انتخابات کا سسٹم رائج کیا جائے۔

جداگانہ انتخابات سے اقلیتوں کو کلی طور پر سیاسی، سماجی اور اقتصادی بڑے دھارے سے الگ کر کے گویا حاشیہ میں چھوڑ دیا گیا ہے۔ اب وقت کی اشد ضرورت ہے کہ ہم اس جداگانہ انتخاب کے سسٹم کو ختم کریں۔ شائد یہ بات مناسب ہے کہ ۹۷ فیصد اکثریت ۳ فیصد اقلیت (یہ اعداد و شمار ۱۹۸۱ء کی مردم شماری سے لئے گئے ہیں جس میں مذہبی اقلیتوں کو ۳ فیصد بتلایا گیا ہے) سے خوفزدہ رہے۔

یہ ایک ناپسندیدہ توارد ہے کہ اس وقت دنیا میں صرف دو ملک ایسے ہیں جہاں جداگانہ انتخابات رائج ہیں ان میں سے ایک پاکستان ہے دوسرا جنوبی افریقہ پہلے ملک میں مذہب کی بنیاد پر اور دوسرے ملک میں نسل کی بنیاد پر۔ ان دونوں کا اکٹھا ذکر نہایت ناپسندیدہ ہے۔

اب تو صورتحال یہ ہے کہ جنوبی افریقہ کی سفید حکومت بھی نسلی امتیاز کی پالیسی کو ترک کر رہی ہے۔

ان جداگانہ انتخابات میں جو زیادہ تکلیف دہ بات ہے وہ یہ ہے کہ یہ مذہبی تقسیم کی بناء پر ایسا ہوتا ہے نہ کہ قومی بنیاد پر۔ یہ کیفیت اس سے زیادہ خرابی کی طرف بھی جا سکتی ہے۔ اگر مختلف فرقوں کو یہی صورت پیش آنے دی جائے۔ جہاں تک مذہب کا تعلق ہے یہ ہر شخص کا انفرادی معاملہ ہے۔ کسی شخص کو ایک ذرہ بھر بھی یہ حق نہیں ہے کہ وہ کسی کو اس لئے قابل اعتراض ٹھہرائے کہ اس کا فرقہ کون سا ہے اور وہ اسلام میں ایمان رکھتا ہے اور اسی طرح کلمہ طیبہ میں بھی۔ کسی شخص کو یہ حق نہیں دیا گیا کہ وہ دوسروں کے دلوں میں جھانکے یا دوسروں کے ذہنوں کی پڑتال کرے۔ حقیقت یہ ہے کہ ابھی تک کوئی ایسا طریقہ ایجاد ہی نہیں ہوا۔ کوئی ایسا ٹسٹ یا معیار معلوم کرنے کا ذریعہ سامنے نہیں آیا یا کوئی ایسا بیرومیٹر بھی ایجاد نہیں کیا گیا جو کسی کے ایمان اور خداتعالےٰ سے تعلق کے معیار اور اس کی مضبوطی بیان کر سکے یہ بات تو انسانی اختیار سے بالکل باہر ہے۔

دی نیوز

۱۳۔ مارچ ۱۹۹۳ء

انگریزی اخبار دی نیوز کے ۱۳ مارچ ۹۳ء کے شمارے میں خطوط کے کالم میں محمد صابرین کہتے ہیں کہ رمضان المبارک کے شروع ہوتے ہی ہم دیکھتے ہیں کہ ہر مسلمان کی زندگی میں اچانک ایک تبدیلی سی آگئی ہے۔ ہر شخص روزانہ پانچ وقت نمازیں پڑھتا ہے اور باقاعدگی کے ساتھ قرآن کریم کی تلاوت کرتا ہے ہم میں سے اکثریت ایسی ہے جو عام حالات میں سال بھر ایسا نہیں کرتی۔ حالانکہ ہم مسلمانوں کو چاہیئے کہ ہم سال بھر اپنے فرائض تندہی کے ساتھ ادا کریں۔

اگر ہم ایک مہینے میں اتنے باقاعدہ ہو سکتے ہیں تو ہم سال کے باقی مہینوں میں بھی یہی باقاعدگی اختیار کر سکتے ہیں ہم حکومت سے یہ مطالبہ کر رہے ہیں کہ وہ اسلام کو نافذ کرے لیکن یہ کہنا بالکل بے فائدہ بات ہے۔ تمام لیڈر آئے اور چلے گئے لیکن وہ کھوکھلے وعدوں کے ساتھ آئے اور ان کو پورا کئے بغیر چلے گئے جنرل محمد ضیاءالحق نے ملک پر گیارہ سال تک اپنا تسلط قائم رکھا۔ اور ہمیشہ یہ وعدہ کیا کہ وہ اسلامی شریعت کو نافذ کریں گے لیکن عملی طور پر انہوں نے کچھ بھی نہ کیا۔ اب آئی جے آئی کی حکومت ہے اسکے منشور میں یہی بات پیش کی گئی تھی کہ اگر منتخب ہو گئے تو اسلام نافذ کریں گے۔ لیکن دو سال ہو گئے ہیں اور وہ ابھی تک اپنے وعدوں کو التوا میں رکھ رہے ہیں۔ اگر ہم اپنے مادر وطن میں شریعت کو نافذ کرنا چاہتے ہیں۔ تو ہمیں سیاست دانوں کا انتظار نہیں کرنا چاہیئے اگر ہم قرآن مجید کے احکام پر عمل درآمد شروع کر دیں تو ہم پاکستان کو حقیقی معنوں میں ایک اسلامی ریاست بنا سکیں گے۔ کیونکہ ہمارے تمام مسائل کا حل قرآن کریم میں موجود ہے۔

(یہ خط اٹک سے لکھا گیا۔)

دی نیوز

۱۵ مارچ ۱۹۹۳ء

مسٹر مہتاب خان "دی نیوز" کے ۱۵ مارچ ۱۹۹۳ء کے شمارے میں خطوط کے کالم میں کہتے ہیں "میں ایرک مسٹر مارگولیز کے بوسنیا کے حادثہ کے تجزیہ سے بہت متاثر ہوا ہوں یہ تجزیہ "نیوز" کے ۹ مارچ کے شمارے میں شائع ہوا ہے۔

میں اس لئے متاثر نہیں ہوا کہ انہوں نے صدر بل کلنٹن سے کہا ہے کہ وہ بطور سپر پاور آگے آ کر کام کریں۔ میں یہ بھی نہیں سمجھتا کہ امریکہ کے صدر اپنے بمباروں سے کہیں گے کہ سربیا کی جنگی مشینوں کو ہدف بنائیں اور ختم کر دیں جیسا کہ عراقی عوام الناس کو سزا دینے کے لئے بغداد میں کیا گیا یہ کس طرح ممکن ہے کہ امریکہ سرب کے صدر سے ویسا ہی سلوک کرے جیسا کہ اس نے صدام سے کیا تھا۔ آخر تیل کی بھرپور امارت رکھنے والا کویت اور بوسنیا کے غریب مسلمانوں کا آپس میں کیا مقابلہ۔

آپ کے فاضل مضمون نگار نے اسلامی دنیا کی بوسنیا ہرزے گووینا کے مسلمانوں کے قتل عام کے متعلق بے حسی کو بھرپور طور پر اجاگر کیا ہے۔ مسٹر مارگولیز نے درحقیقت ایک دیانتدارانہ کوشش کی ہے کہ دنیا کے ضمیر کو جھنجھوڑا جائے۔ میں ان کے ساتھ اتفاق کرتا ہوں کہ اگر مغرب بوسنیا کو اس حادثے سے محفوظ رکھنے میں کامیاب نہیں ہوا تو اسلامی دنیا نے اس سلسلے میں کیا کیا ہے؟ کہ غیر مسلح بوسنیا کی عورتوں اور بچوں کو حفاظت دی جائے۔

یہ بات بھی بالکل درست ہے کہ اگر یہودی سربیائی لوگوں کے تشدد کا نشانہ ہوتے تو آپ دیکھتے کہ اسرائیلی فوج آج بلغراد میں موجود ہوتی اس میں کیا شک ہے کہ انہوں نے سلوبودان میلوسیوک کے ساتھ ایک جنگی مجرم کا سا سلوک کیا ہوتا۔ لیکن مجھے اس بات کا افسوس ہے کہ اسلامی دنیا کی لیڈرشپ اسی طرح

باقی ص۵ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یادِ رفتگان ـــــ قمر داؤد کھوکھر

مکرم میر محمد مبارک احمد صاحب

اپنے وفات یافتہ بزرگوں کے ذکر خیر کا حکم ہے۔ اس حکم کی تعمیل میں ان سطور میں خاکسار اپنے ایک محترم بزرگ میر محمد مبارک احمد صاحب (آف ناصر آباد ربوہ) کا ذکر کرنا چاہے گا جو اس سال کے آغاز میں ہم سے جدا ہو گئے ہیں۔

محترم میر صاحب گذشتہ سال سے بعارضہ دل بیمار چلے آرہے تھے۔ علاج جاری تھا کہ ۱۲ جنوری کو خاکسار کے خالو محترم ماسٹر عبدالسلام صاحب کی وفات نے ان کے دل پر بہت اثر کیا۔ ان کی تدفین کے بعد حالت زیادہ دگرگوں ہو گئی اور رات کے آخری پہر آپ کو فضل عمر ہسپتال لیجایا گیا فوری طبی امداد بھی میسر آگئی لیکن خدا کی تقدیر تدبیر پر غالب آئی اور محترم میر صاحب ۲۳ جنوری کی صبح اپنے مولا کے حضور حاضر ہو گئے۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

اسی روز ان کا جنازہ بعد مغرب البیت المبارک میں محترم مولانا دوست محمد شاہد صاحب نے پڑھایا جس کے بعد قبرستان ۲ میں تدفین ہوئی۔

محترم میر صاحب نومبر ۱۹۲۷ء میں کنجاہ ضلع گجرات میں پیدا ہوئے۔ آپ مکرم میر محمد ابراہیم صاحب سابق صدر جماعت احمدیہ پسرور کے سب سے بڑے بیٹے تھے۔

قیام پاکستان سے قبل قادیان ہی میں رہتے تھے اور محلہ دارالعلوم میں بورڈنگ ہاؤس کے بالکل سامنے آپ کا گھر تھا۔ ابتدائی تعلیم آپ نے قادیان ہی میں حاصل کی اور ایف۔ ایس سی۔ خالصہ کالج امرتسر سے کی۔ تقسیم ہند کے بعد سب سے آخری قافلہ میں پاکستان آئے اور پسرور ضلع سیالکوٹ میں سکونت اختیار کی۔ پہلے کالج لاہور سے اکاؤنٹس کا کورس کیا اور پھر ۱۹۵۰ء میں محض خدا کے فضل سے ایک عرب ملک جانے کا موقعہ ملا جہاں ۱۹۸۰ء تک مقیم رہے۔ وہاں تیس سال تک ایک ہی فرم کے ساتھ منسلک رہے۔ احمدی ہونے کے سبب سے مخالفت بڑھی تو آپ کو جبری طور پر ریٹائرڈ کر کے پاکستان واپس بھجوا دیا گیا۔ کبھی احمدی ہونے کی وجہ سے شرم یا جھجک کو سامنے نہ آنے دیا۔ برملا اس کا اظہار کر دیتے تھے۔ تاہم خدا تعالیٰ نے عزت بھی بہت دی تھی۔ اور اس کی وجہ وہ نیک نمونہ ہے جو حضرت اقدس بانی سلسلہ کی تعلیمات کے نتیجہ میں ایک احمدی میں پیدا ہوتا ہے۔ ریٹائرمنٹ کے بعد ربوہ ہی آگئے ۱۹۸۲ء میں ناصر آباد میں ایک مکان خرید لیا اور اپنی وفات تک وہیں رہے۔ گذشتہ تین سال سے محلہ کے سیکرٹری تحریک جدید تھے۔ چونکہ تمام عمر اکاؤنٹس کے شعبہ سے وابستہ رہے اسی لئے آپ نے بڑی محنت سے نہایت منظم طریق پر مثالی کام کی توفیق پائی۔ محترم وکیل المال اول صاحب اکثر آپ کی اس خوبی کا ذکر فرمایا کرتے تھے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے آپ کی کوششوں سے محلہ ناصر آباد کے تحریک جدید کے وعدہ جات ڈیڑھ گنا سے زائد ہو گئے اور وصولی اس سے بھی کہیں زیادہ ہو چکی تھی۔ ہر نماز کے وقت رسید بک ساتھ لے کر جاتے تا جو احباب چندہ دینا چاہتے ہوں وہ بآسانی چندہ وہاں دے سکیں۔

ایک صاحب ایمان کی ظاہری پہچان تو یہی ہے کہ وہ خدا کے حقوق بھی ادا کرنے والا ہو اور اس کی مخلوق کے بھی جہاں تک خدا کے حقوق کا تعلق ہے محترم میر صاحب عبادات بالالتزام بیت الحمد میں جا کر ادا کرتے۔ سوائے اشد مجبوری یا بیماری کے کبھی ناغہ نہ کیا۔ مالی قربانی میں بھی باقاعدہ تھے۔ خدا کے فضل سے تمام مالی تحریکات میں شامل ہوتے رہے۔ نہ صرف اپنی طرف سے بلکہ اپنے وفات یافتہ بزرگوں اور دیگر عزیزوں کی طرف سے بھی چندے ادا کرتے رہتے تھے۔ بلکہ بعض چندے تو اپنے والدین کی طرف سے ۱۹۹۹ء تک کے پیشگی ادا کر چکے ہیں۔

محترم میر صاحب چونکہ اپنے بہن بھائیوں میں سب سے بڑے تھے۔ اسی لئے اپنے والد صاحب کی وفات کے بعد اپنے بہن بھائیوں کی تمام ذمہ داریوں کو باحسن نبھاتے رہے۔ ہر ایک کے حقوق کا خیال رکھتے تھے۔ اور اپنی طرف سے کبھی کوئی کمی نہ چھوڑی۔ بعض عزیزوں کے لئے تو الفضل بھی خود لگوایا ہوا تھا۔ اور ہر ایک کا ریکارڈ بھی رکھتے تھے۔ جب چندہ ختم ہونے والا ہوتا تو خود ہی الفضل کے دفتر جا کر ادائیگی کر دیا کرتے تھے۔

خدمت خلق کے بہت سے کام خود کیا کرتے تھے۔ محلہ کے بعض گھروں کے بلوں کی ادائیگی، سودا سلف لا کر دینا ان کا معمول تھا وہ اس میں کوئی عار محسوس نہ کرتے تھے۔ بعض اوقات ڈاک بھی گھروں میں جا کر خود دے کر آتے تھے خاص طور پر حضور کی ڈاک فرداً فرداً گھروں میں جا کر دے آتے تھے۔ چند گھرانوں کے چندوں کا حساب بھی خود اپنے پاس رکھا ہوا تھا اور چندہ دہندگان کو اس سے بے فکر کر دیا ہوا تھا۔

آپ تمام عمر بعض اصولوں پر یا یوں سمجھئے بعض نیکیوں پر سختی سے کاربند رہے ایک ان کا اصول دیانت بھی تھا۔ اس ضمن میں ایک واقعہ عرض کرتا ہوں جس سے احمدی اخلاق کی وضاحت ہوتی ہے۔ محترم میر صاحب کا سیالکوٹ کے ایک بنک میں اکاؤنٹ تھا۔ ایک بار آپ نے -/۵۶۰۰ روپے کی رقم اس بنک میں جمع کروائی۔ جس کیشئر نے اس رقم کو درج کیا اس نے ایک صفر اور بڑھا دیا اور رقم ۵۶ ہزار ہو گئی۔ محترم میر صاحب کو اس کا علم اس وقت ہوا جب غالباً بنک نے آپ کو حساب چیک کرایا۔ یہ رقم کمپیوٹر میں فیڈ ہو کر ہیڈ آفس کے ریکارڈ تک پہنچ چکی تھی۔ آپ نے جب بنک سے اس بارہ میں استفسار کیا تو بنک نے کہا کہ یہ رقم تو آپ کے اکاؤنٹ میں اب جمع ہو چکی ہے اور ہم اس کے بارہ میں مزید کچھ نہیں کر سکتے۔ لیکن میر صاحب نے یہ رقم لینے سے یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ جو رقم میری نہیں اس پر میرا کوئی حق نہیں ہے۔ چنانچہ آپ نے وہ رقم نہ لینی تھی نہ لی۔ آج کے اس دور میں یہ واقعہ ایک احمدی اخلاق کی سچی تصویر ہے۔ اپنی وفات سے چند گھنٹے قبل اپنے بیٹے سے کہنے لگے کہ میں نے تین ہزار کا چیک کاٹ کر رکھا ہوا ہے۔ صبح ہفتہ کے دن سب سے پہلے اسے کیش کروا کے الفضل کا چندہ تین صد روپے ادا کرنا ہے اور پھر رسید بک منگوا کر خود ۲۷۰۰ روپے چندہ عام اور جلسہ سالانہ کی رسید کاٹی اور کہنے لگے کہ یہ مجھ پر قرض تھا۔ اس سے قبل تحریک جدید اور وقف جدید کی سال نو کے آغاز پر ہی اپنے اور اپنے اہل کے چندے ادا کر چکے تھے۔ نئے سال کے آغاز پر آپ کی ہمیشہ یہ کوشش یا خواہش ہوتی تھی کہ پہلی رسید ان کی ہی کٹے۔

باتیں تو بہت ہیں تاہم دعاؤں کی غرض سے یہ چند سطور تحریر کی ہیں۔ احباب جماعت اور بزرگوں سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ محترم میر صاحب کے درجات بلند کرے۔ ان کی اہلیہ کے لئے یہ صدمہ بہت بھاری ہے۔ وہ گذشتہ پندرہ سال سے شوگر کی مریضہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں بھی صحت و تندرستی سے نوازے۔

بقیہ ص۴

کی نہیں ہے۔ ان کے پاس کئی صدام ہو سکتے ہیں۔ اور کئی صباح ہو سکتے ہیں لیکن گولڈا میئر اور بن گورین ابھی تک ان لوگوں میں پیدا نہیں ہوئے۔

میری عاجزانہ درخواست یہ ہے کہ مسلمان دنیا خاص طور پر او۔ آئی۔ سی کو اب اکٹھے ہو کر زبانی دعووں کی ضرورت نہیں ہے انہیں اس بات کی ضرورت نہیں ہے کہ وہ معمول کے بیانات جاری کریں یعنی سربیا کے لوگوں کے خلاف۔ انہیں چاہئیے کہ وہ اپنی وزارت خارجہ کے سرکاری افسروں کے دوروں کو بند کر کے اپنے فنڈ کو محفوظ کریں۔ او۔ آئی۔ سی کے اجلاس تو اب نشستند و گفتند و برخاستند کے مترادف ہیں اس کے بعد اس بات کا معمول کے مطابق اظہار کیا جائے گا اور وعدہ کیا جائے گا کہ اقوام متحدہ کی امن کوششوں کو مضبوط تر کیا جائے گا۔ اقوام متحدہ اس کے چیف بطروس غالی اور ان کے نمائندے اوون اور وانس نے پہلے ہی انسانیت کو خاصا نقصان پہنچایا ہے اور وہ اس طرح کہ غیر مسلح مسلمانوں کو اسلحہ خریدنے پر پابندی لگا دی ہے اس طرح ان کا حق خود حفاظت چھین لیا ہے۔ اوون اور وانس نے سرب لوگوں کے لئے مسلمانوں سے وہ کچھ حاصل کر لیا ہے جو وہ خود مسلمانوں سے چھین نہیں سکتے تھے۔ ۷۰ فیصدی سے زیادہ ان کا علاقہ چھینا جا چکا ہے اور بعض چھوٹی چھوٹی جگہیں ان سے ابھی چھینتی باقی ہیں۔ اور یہ لوگ نسلی فساد کا نشانہ بن رہے ہیں۔

بات یہ ہے کہ مہربانی کر کے اپنے دلوں کے چین اور سکون کو برباد نہ کیجئے اس مضمون نگار سے کہئے کہ وہ او آئی سی کو اجازت دے کہ اسے (یعنی اس مضمون کو) مختلف زبانوں میں شائع کر کے اسلامی ممالک میں تقسیم کیا جائے اور تقسیم بھی مفت کیا جائے۔ ہو سکتا ہے ایسا کرنے سے ان کے لیڈر خواب سے بیدار ہو جائیں۔

(یہ خط اسلام آباد سے لکھا گیا)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:۔

مندرجہ ذیل وصایا

مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہے کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی بہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری

مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۸۸۰۰ میں شنازیہ محمود زوجہ محمود احمد صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۲۴ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر آباد ربوہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲-۱۲-۹۲ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) حق مہر ۵۰۰۰/- روپے۔ (۲) زیور ۳ تولہ مالیتی ۱۰۵۰۰/- روپے اس وقت مجھے مبلغ ۲۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ شنازیہ محمود مکان نمبر ۳ ناصر آباد ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ عبدالحق وصیت نمبر ۱۳۲۶۵۔ گواہ شد نمبر ۲۔ مبشر احمد ظفر وصیت نمبر ۲۷۷۴۸۔

مسل نمبر ۲۸۸۰۱ میں راشدہ قمر بنت حکیم خورشید احمد صاحب۔ قوم جٹ پیشہ تعلیم عمر ۲۱ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر آباد ربوہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱-۱۲-۹۲ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ۔ راشدہ قمر مکان نمبر ۱۵۲/۱ ناصر آباد ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۱ عبدالحق وصیت نمبر ۱۳۲۶۵۔ گواہ شد نمبر ۲۔ خورشید احمد وصیت نمبر ۱۶۲۰۹۔

مسل نمبر ۲۸۸۰۲ میں شنازیہ حمید بنت عبدالحمید اختر قوم کھوکھر پیشہ طالب علم عمر ۱۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۷/۲ دار الصدر غربی ربوہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱-۱۰-۹۲ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ بالیاں ۳ ماشہ مالیتی ۱۰۰۰/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ۔ شنازیہ حمید ۷/۲ دار الصدر غربی ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ عبدالحمید اختر والد موصیہ۔ گواہ شد نمبر ۲۔ جاوید اختر برادر موصیہ۔

مسل نمبر ۲۸۸۰۳ میں عطاء الکلیم احمد ولد مجید احمد پرویز قوم راجپوت پیشہ تعلیم عمر ۱۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دار الرحمت غربی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۳۰-۱۱-۹۲ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۲۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ عطاء الکلیم احمد ۸/۱ A دار الرحمت غربی ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ عبدالحلیم شرر وصیت نمبر ۲۵۰۸۶۔ گواہ شد نمبر ۲۔ سعید احمد وصیت نمبر ۲۴۶۵۰۔

مسل نمبر ۲۸۸۰۴ میں عصمت اللہ قمر ولد چوہدری نعمت علی اٹھوال قوم جٹ اٹھوال پیشہ تعلیم عمر ۲۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوٹڑی حال ناصر ہوسٹل ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۹-۱۱-۹۲ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۴۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ عصمت اللہ قمر ناصر ہوسٹل ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ مبشر احمد کاہلوں استاد جامعہ احمدیہ گواہ شد نمبر ۲ عبدالسمیع خان وصیت نمبر ۲۴۳۹۴۔

مسل نمبر ۲۸۸۰۵ میں نوید احمد عادل ولد حبیب اللہ کاہلوں قوم جٹ پیشہ طالب علم عمر ۱۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گھٹیالیاں حال ناصر ہوسٹل ربوہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۷-۱۱-۹۲ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۴۰۸/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ نوید احمد عادل ناصر ہوسٹل ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ مبشر احمد کاہلوں استاد جامعہ احمدیہ ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۲۔ قریشی نور الحق تنویر استاد جامعہ احمدیہ ربوہ۔

بقیہ: صد ۳

۶ ۱۹۹۳ء کو زیارت مرکز کے لئے ربوہ پہنچا۔

۲۔ وفد کو تفصیلی طور پر نمائش دکھائی گئی جسے بہت پسند کیا گیا۔

۳۔ بعد ازاں وفد کو گیسٹ ہاؤس تحریک جدید دکھایا گیا۔ وہاں پر وفد کی ملاقات مکرم وکیل اعلیٰ سے کروائی گئی۔ مکرم وکیل اعلیٰ صاحب نے نہایت مؤثر انداز میں بچوں، ماؤں اور والدین کو ان کی ذمہ داریوں کے متعلق توجہ دلائی۔

۴۔ ملاقات کے اختتام پر مکرم وکیل اعلیٰ صاحب نے دعا کروائی اور وفد اپنے محلہ کے لئے روانہ ہو گیا۔

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غلام مصطفیٰ تبسم

کھیل اور کھلاڑی

وسیم اکرم کی زیر قیادت پاکستانی ٹیم ان دنوں ویسٹ انڈیز کے دورے پر ہے۔ جہاں وہ پانچ ون ڈے انٹرنیشنل میچوں کی سیریز کے ساتھ تین ٹیسٹ میچوں کی سیریز بھی کھیل رہی ہے۔ وسیم اکرم کی کپتانی میں ٹیم نے اس دورے پر جانے سے پہلے شارجہ میں سری لنکا اور زمبابوے کے خلاف تین ملکی ٹورنامنٹ جیتا۔ بعد میں جنوبی افریقہ میں کھیلے جانے والے سہ فریقی ٹورنامنٹ میں شرکت کی اور پھر آخر میں زمبابوے کے خلاف ایک ون ڈے انٹرنیشنل میچ جیتا۔ یوں وسیم اکرم کی زیر قیادت پاکستانی ٹیم نے مجموعی طور پر جو ۱۱ ون ڈے انٹرنیشنل میچز کھیلے ان میں ۷ میچ جیتے۔ اور بقیہ چاروں میچوں میں جو کہ جنوبی افریقہ میں کھیلے، شکست کا سامنا کرنا پڑا۔ جنوبی افریقہ میں منعقد ہونے والے سہ فریقی ٹورنامنٹ میں میزبان ملک جنوبی افریقہ کے علاوہ پاکستان اور ویسٹ انڈیز کی ٹیموں نے شرکت کی۔ لیگ میچوں میں پاکستان نے جنوبی افریقہ کے خلاف تو کامیابیاں حاصل کرلیں۔ البتہ ویسٹ انڈیز کے خلاف لیگ کے تینوں میچوں سمیت فائنل میں پاکستان کو شکست کا سامنا کرنا پڑا۔

یوں آسٹریلیا اور جنوبی افریقہ میں کھیلے جانے والے دونوں ٹورنامنٹوں میں پاکستان نے ویسٹ انڈیز کے خلاف جو ۸ میچ کھیلے ان میں پاکستانی ٹیم نے صرف ایک میچ جیتا۔ اور بقیہ ساتوں میچوں میں پاکستان کو مسلسل شکستوں سے دوچار ہونا پڑا۔

یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ پانچویں عالمی کپ کے بعد پاکستانی ٹیم کی خاص کر ویسٹ انڈیز کے خلاف کارکردگی کا معیار کافی مایوس کن رہا ہے۔ پاکستان اور ویسٹ انڈیز کے درمیان پانچ ون ڈے انٹرنیشنل میچوں کی سیریز کا آغاز ۲۳۔ مارچ سے ہوا۔ یہ تیسرا موقعہ ہے کہ پاکستانی ٹیم ویسٹ انڈیز کی سرزمین پر ون ڈے انٹرنیشنل میچوں کی سیریز کھیل رہی ہے۔ پہلی مرتبہ ۷۷-۱۹۷۶ء میں پاکستان نے البائن میں صرف ایک میچ کھیلا تھا۔ جس میں پاکستان کو چار وکٹوں سے شکست ہوئی تھی۔ پھر ۸۸-۱۹۸۷ء میں عمران خان کی زیر قیادت پاکستان کو پانچ ون ڈے میچوں کی سیریز میں پانچ صفر کی شکست سے دوچار ہونا پڑا تھا۔ یوں ویسٹ انڈیز کی سرزمین پر پاکستان نے جو ۶ ون ڈے انٹرنیشنل میچ کھیلے ان تمام میچوں میں پاکستان کو شکست کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ پاکستان اور ویسٹ انڈیز کی ٹیموں کے درمیان اب تک ۶۵ ون ڈے انٹرنیشنل میچ کھیلے جا چکے ہیں۔ جس میں پاکستانی ٹیم ۱۸ ون ڈے میچز میں کامیابی حاصل کرسکی۔ جبکہ ۴۶ میچوں میں فتح ویسٹ انڈیز کو ہوئی۔ ایک ٹائی کی صورت میں اختتام پذیر ہوا۔ پاکستانی ٹیم پانچویں عالمی کپ سے قبل ویسٹ انڈیز کے خلاف کبھی سَو یا سَو سے کم سکور پر آؤٹ نہیں ہوئی تھی تاہم عالمی کپ کے بعد سے لے کر اب تک یعنی ۸ میچوں میں پاکستانی ٹیم تین میچوں میں ۱۰۰ سے بھی کم رنز بنا سکی۔ آسٹریلیا میں کھیلے جانے والے سہ فریقی ٹورنامنٹ کے دوران دو مرتبہ اور جنوبی افریقہ میں پاکستانی ٹیم ۲۵۔ فروری ۹۲ء کو کیپ ٹاؤن میں کھیلے گئے میچ میں ۱۹ء۵ اوورز میں صرف ۴۳ رنز پر آؤٹ ہوگئی۔ جو کہ نہ صرف پاکستان بلکہ ون ڈے انٹرنیشنل کرکٹ کی تاریخ کا کم سے کم سکور کا عالمی ریکارڈ بھی ہے۔ آسٹریلیا میں پاکستانی ٹیم پہلے ۸۱ رنز پر اور پھر ۷۱ رنز پر آؤٹ ہوئی تھی۔ حالانکہ ان تینوں میچوں سے قبل پاکستان کا ویسٹ انڈیز کے خلاف کم سے کم سکور ۱۱۳ رنز کا تھا جو پاکستان نے ۱۷۔ اکتوبر ۱۹۸۶ء کو ملتان میں بنایا تھا۔

پاکستان کا ویسٹ انڈیز کے خلاف زیادہ سے زیادہ سکور ۱۸۔ اکتوبر ۱۹۸۸ء کو شارجہ میں ہونے والی چیمپیئنز ٹرافی ٹورنامنٹ میں ۶ وکٹوں پر ۲۹۴ رنز بنا تھا۔ ان دونوں ممالک کے درمیان اب تک جو ون ڈے انٹرنیشنل میچ کھیلے گئے۔ ان میں ۲۱ میچ پاکستان کی سرزمین پر ۲۰ میچ آسٹریلیا کی سرزمین پر ۸ میچ شارجہ کی سرزمین پر ۶ میچ ویسٹ انڈیز میں ۴ میچ انگلینڈ میں اور ۲ میچ بھارتی سرزمین پر کھیلے گئے۔

پاکستان نے ویسٹ انڈیز کے خلاف جو ۱۸ فتوحات حاصل کیں ان میں ۱۴ میچوں میں عمران خان نے اور ۴ میچوں میں قیادت جاوید میانداد نے کی۔ اب تک پاکستان کے ۲ کھلاڑی ۲ سنچریاں سکور کر سکے ہیں۔ ویسٹ انڈیز کے خلاف سب سے زیادہ سکور کرنے والے کھلاڑی رمیز راجہ ہیں۔ رمیز راجہ نے ۲۵۔ فروری ۱۹۹۲ء کو ملبورن میں ۱۰۲ رنز ناٹ آؤٹ بنائے۔ جبکہ بہترین باؤلنگ کا مظاہرہ کرنے والے باؤلر مدثر نذر ہیں۔ انہوں نے ۶۔ مارچ ۱۹۸۵ء کو ملبورن کے میدان پر ۲۸ رنز کے عوض ۵ وکٹ لئے تھے۔ پاکستان کے اب تک ۱۰ باؤلرز ۱۴ مرتبہ کسی ایک میچ میں چار یا زائد وکٹیں لینے کا کارنامہ انجام دے چکے ہیں۔ وقار یونس واحد باؤلر ہیں جنہوں نے یہ اعزاز تین بار حاصل کیا۔ وسیم اکرم نے ۱۴۔ اکتوبر ۱۹۸۹ء میں شارجہ میں ہونے والی چیمپیئنز ٹرافی میں ہیٹ ٹرک کرنے کا منفرد کارنامہ انجام دیا۔ یوں وہ پاکستان بمقابلہ ویسٹ انڈیز مقابلوں میں واحد باؤلر ہیں۔ جنہیں ہیٹ ٹرک کرنے کا اعزاز حاصل ہے۔ پاکستانی ٹیم اب تک ۸ مرتبہ ویسٹ انڈیز کے خلاف کسی ایک میچ میں ۲۵۰ یا زائد رنز بنا چکی ہے۔ جس میں ۳ بار پاکستان نے یہ ہندسہ دوسری اننگز میں سکور کیا۔ پاکستان کی ویسٹ انڈیز کے خلاف رنز کے لحاظ سے سب سے بڑی فتح ۹۷ رنز کی ہے۔ جو پاکستانی ٹیم نے ۱۲۔ جنوری ۱۹۸۴ء کو سڈنی کے مقام پر حاصل کی۔ اس طرح وکٹوں کے لحاظ سے سب سے بڑی فتح ۷ وکٹوں کی ہے جو پاکستان نے ۶۔ مارچ ۱۹۸۵ء کو ملبورن میں حاصل کی اسی طرح کم سے کم رنز کی فتح پاکستان نے ایک رن سے حاصل کی۔ یہ کامیابی پاکستانی ٹیم نے ۲۱۔ اکتوبر ۱۹۹۱ء کو شارجہ میں حاصل کی جبکہ کم سے کم وکٹوں کی فتح ایک وکٹ سے ہے۔ جو پاکستان نے ۱۶۔ اکتوبر ۱۹۸۷ء کو لاہور میں حاصل کی تھی۔ پاکستان کی جانب سے اب تک ۸۸ کھلاڑی ون ڈے انٹرنیشنل میچوں میں پاکستان کی نمائندگی کر چکے ہیں۔ ان میں ۳۱ کھلاڑی ایسے ہیں جنہوں نے صرف ویسٹ انڈیز کے خلاف یہ اعزاز حاصل کیا۔ ویسٹ انڈیز کے خلاف حالیہ ون ڈے انٹرنیشنل میچوں کی سیریز میں اب تک نئے کھلاڑیوں کو اس فہرست میں موقع ملتا ہے اور ۲۳۔ مارچ سے شروع ہونے والے میچوں میں کیا کیا اعداد و شمار سامنے آتے ہیں۔ اس بات کا فیصلہ ان پانچ میچوں میں ہو جائے گا۔

درخواست دعا

مکرم و محترم حکیم علی حسن صاحب چک نمبر ۹۸ شمالی ضلع سرگودھا ایک لمبے عرصہ سے بیمار ہیں لیکن چند دنوں سے طبیعت زیادہ خراب ہے۔
ان کی کامل شفایابی کے لئے دعا کریں۔

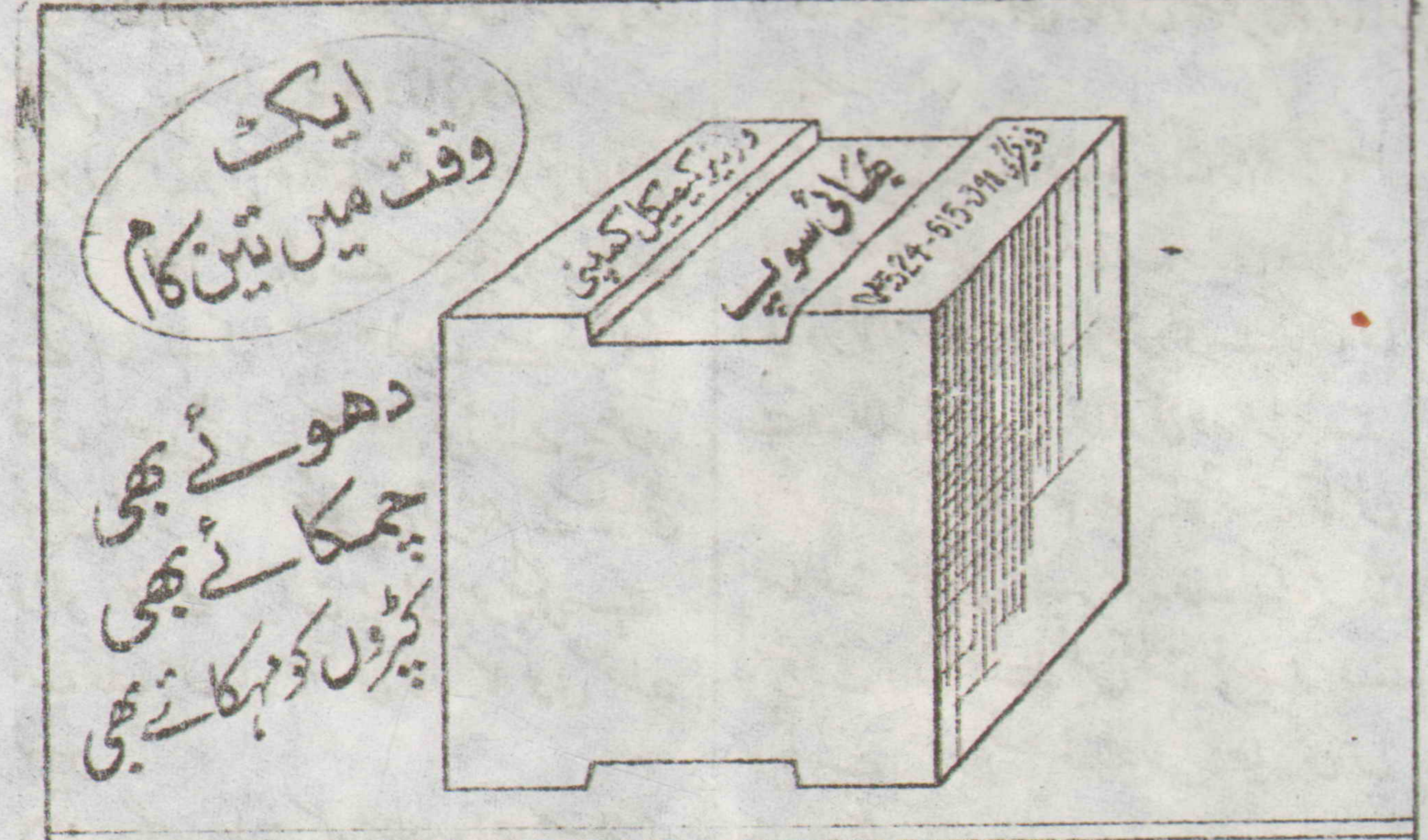

رجسٹرڈ
بھائی سوپ
WARRIOR WARRIOR

وزن میں پورا ⊙ معیار میں اعلیٰ

بھائی سوپ جدید اور اعلیٰ اجزا سے تیار شدہ ذوالاصابن جو کپڑوں کو صاف کرنے کیساتھ ساتھ متعدی امراض کے جراثیموں سے بھی پاک کرتا ہے۔
اونی سوتی اور ریشمی کپڑوں کی اعلیٰ دھلائی کے لئے مشہور زمانہ
وارئیر کیمیکل کمپنی کا بھائی سوپ استعمال کریں!

وارئیر کیمیکل کمپنی (رجسٹرڈ) پاکستان فیصل آباد

فون نمبر سیل آفس فیصل آباد ۷۱۷۷۶۴ - ۴۷۷۶۴
فیکٹری ۶۱۵ - ۳۴۰ / ۰۴۵۲۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ ۔ ۳۱ ۔ مارچ ۔ سردی اب قریب الختم ہے ۔ سوائے صبح کے ۔ دھوپ میں شدت آ رہی ہے ۔

○ وائس آف جرمنی نے بتایا ہے کہ افغان مجاہدین اور پاکستانی سرحدی فوج کے درمیان جھڑپیں طیارہ شکن راکٹوں پر قبضے کے تنازعہ کے بعد ہوئیں ۔ پاکستانی حکام کے بیانات کے مطابق ان جھڑپوں میں ۱۷ افراد ہلاک ہو گئے ۔

○ بی بی سی نے تبصرہ کرتے ہوئے بتایا ہے کہ استعفوں سے حکومت کو بڑا دھچکا نہیں پہنچا البتہ وزیر اعظم اور صدر کے درمیان جاری سرد جنگ بڑھنے کا خطرہ ہے ۔ وزراء کے استعفوں سے اٹھنے والا بحران جاری ہے ۔ گمر مستعفی نہ ہونے کے اعجاز الحق کے فیصلہ سے سرکاری حلقوں کو تقویت ملی ہے ۔ جونیجو گروپ کا کہنا ہے کہ مزید استعفے آئیں گے ۔ حامد ناصر چٹھہ کا گھر پیر کے دن وزیر اعظم مخالف سرگرمیوں کا مرکز بنا رہا ۔ جبکہ وفاقی وزراء کے گھروں میں کوئی خاص سرگرمی نظر نہیں آئی ۔

○ قومی اسمبلی کے سپیکر گوہر ایوب نے کہا ہے کہ استعفوں سے کوئی فرق نہیں پڑتا ۔ اسمبلی توڑنے پر غور نہیں ہو رہا ۔ آٹھویں ترمیم کے سیفٹی والو ہونے کی بات پرانی ہو چکی ہے اب ملک میں مارشل لاء کا کوئی خطرہ نہیں ۔

○ جنگ پبلشرز کی مطبوعہ احمد سلیم کی کتاب ، "ٹوٹتی بنتی اسمبلیاں اور سول ملٹری بیورو کریٹ" میں جن باتوں کا انکشاف کیا گیا ہے ان میں سے ایک یہ ہے کہ گوہر ایوب کی بطور سپیکر نامزدگی جنرل ریٹائرڈ مرزا اسلم بیگ کی ٹیلیفون کال پر ہوئی تھی ۔ نواز شریف کی تجویز پر آئی جے آئی نے اسلم خٹک کو نامزد کیا تھا لیکن اسی رات گوہر ایوب کو سپیکر بنانے کا فیصلہ ہو گیا ۔ کہا جاتا ہے کہ گوہر ایوب کا تعلق بھی صدر اسحٰق کے خاندان سے ہے ۔

○ وائس آف جرمنی کو انٹرویو دیتے ہوئے حامد ناصر چٹھہ نے کہا ہے کہ ان کے استعفے کا صدر اور وزیر اعظم کے اختلافات سے کوئی تعلق نہیں ۔ اور کہ وہ پوری کوشش کریں گے کہ نواز شریف مسلم لیگ کے صدر نہ بن سکیں ۔

○ جرمنی کے چانسلر ہلمٹ کوہل نے وزیر اعظم محمد نواز شریف سے بات چیت کرتے ہوئے کہا ہے کہ مسئلہ کشمیر گفت و شنید کے ذریعے طے کیا جانا چاہئے ۔ نواز شریف نے اس ملاقات میں کہا کہ پاکستان پر دہشت گردی کے الزامات بے بنیاد ہیں اور کہ جرمنی اپنے صحافی ارکان پارلیمنٹ اور انسانی حقوق کی تنظیموں کے نمائندے بھجوا کر حقائق معلوم کر سکتا ہے انہیں یقین ہے کہ بھارت ایسی پیشکش نہیں کریگا ۔

○ بھارتی حکومت کو بابری مسجد کی متنازعہ زمین حاصل کرنے کا اختیار مل گیا ہے ۔ راجیہ سبھا میں بھی مسلمانوں اور ہندوؤں کے درمیان تنازعہ ختم کرنے کے متعلق قانون منظور کر لیا گیا ہے ۔

○ چیف جسٹس آف پاکستان مسٹر جسٹس محمد افضل ظلہ کے خلاف توہین عدالت کی درخواست مسترد کر دی گئی ہے ۔ کہا گیا ہے کہ ملک معراج خالد کی درخواست آئین کے آرٹیکل ۲۰۴ کے تحت قابل سماعت نہیں ۔ سپریم کورٹ کے تین رکنی بنچ نے اس سلسلے میں مختصر فیصلہ سنا دیا ہے ۔ مکمل فیصلہ بعد میں جاری کیا جائے گا ۔

○ محمد خان جونیجو مرحوم کی خالی ہونے والی نشست پر ضمنی انتخاب پندرہ مئی کو ہو گا ۔ کاغذات نامزدگی داخل کرانے کی آخری تاریخ ۵ ۔ اپریل ہے جبکہ جانچ پڑتال ۶ اور ۷ ۔ اپریل کو ہو گی امیدواروں کی حتمی فہرست ۱۹ ۔ اپریل کو شائع کر دی جائے گی ۔ یہ باتیں چیف الیکشن کمشنر مسٹر جسٹس نعیم الدین نے بتائیں ۔

○ بتایا گیا ہے کہ پنجاب کی کابینہ کے ہنگامی اجلاس میں صدر اور وزیر اعظم کے اختلافات اور تازہ ترین سیاسی صورت حال کا جائزہ لیا گیا ۔ مسلم لیگ کے سیکرٹری جنرل سینیٹر اقبال احمد خان نے کہا ہے کہ محمد نواز شریف سے ان کا صرف اتنا اختلاف ہے کہ وہ چاہتے ہیں کہ سب کچھ جماعتی آئین کے مطابق ہو ۔

○ پیر پگاڑا نے اخبار نویسوں سے بات کرتے ہوئے کہا کہ ملک مارشل لاء کے دروازے پر آ پہنچا ہے ۔ یہ دیکھنا ہے کہ حکومت کا انجام کیا ہوتا ہے ۔

○ صوبائی حکومت نے متعدد اعلیٰ افسروں کے تبادلوں کے احکامات جاری کئے ہیں ۔ میجر ریٹائرڈ ضیاء الحق کو ڈائریکٹر جنرل حج جدہ بنا دیا گیا ہے افسر بکار خاص طاہر عارف کو ایس پی گوجرانوالہ ، خادم حسین بھٹی کو ایس پی ماڈل ٹاؤن لاہور ، افسر بکار خاص محمد اعظم جوئیہ اے ایس پی ملتان ، منیر احمد چشتی رحیم یار خان ، ڈاکٹر طارق احمد کھوکھر اے ایس پی گجرات ، محمد ایوب قریشی اے ایس پی بہاولپور ، ساجد جاوید اکبر سیکرٹری تھل انڈسٹریز کارپوریشن ، میجر ریٹائرڈ قمر الزمان چوہدری ڈائریکٹر جنرل ایجنسی برائے بارانی ایریا ڈیویلپمنٹ ۔

تو دمل کر تشخیص و مشورہ کے خواہشمندوں کی خاطر
حضرت حکیم نظام جان کے فرزند
حکیم عبد الحمید اعوان کا
ماہانہ پروگرام
۰ ۔ ۵ تا ۷ ، تاریخ ۔ مشہور دواخانہ نزد لیٹر بکس اقصیٰ چوک ربوہ ۔ فون ۹۰۶
۰ ۔ ۱۰ تا ۱۲ تاریخ ۔ سیکٹر آئی ۲/۱۰ گلی نمبر ۳۲ ۔ اسلام آباد ۔
۰ ۔ ۱۵ ، ۱۶ تاریخ ۔ مشہور دواخانہ چوک قلعہ کالر والہ ۔
۰ ۔ ۲۱ تا ۲۳ تاریخ ۔ مشہور دواخانہ محمود آباد نمبر ۳ کراچی ۔ فون ۵۴۸۱۶۹ ۔ PP
۰ ۔ ۲۵ تا ۲۷ تاریخ ۔ مشہور دواخانہ نزد پرانی کوتوالی حضوری باغ روڈ ۔ ملتان
فون : ۔ ۵۱۰۵۶۴ ۔ PP
باقی دنوں میں
مشہور دواخانہ نزد پنڈی بائی پاس جی ۔ ٹی روڈ گوجرانوالہ میں مشورہ ہو سکتا ہے ۔ گوجرانوالہ فون ۲۱۸۵۳۴ / ۲۱۹۰۶۵

اہم خوشخبری
خوشی سے یہ اطلاع دی جاتی ہے کہ نیشنل بینک ۔ ربوہ کو اب فارن کرنسی اکاؤنٹ کھولنے کی اجازت مل گئی ہے ۔ یہ اکاؤنٹ ڈالر ، پاؤنڈ سٹرلنگ ، جرمن مارک اور جاپانی ین میں سے کسی بھی کرنسی میں کھولے جا سکتے ہیں ۔ رقم نکالنے یا دنیا کے کسی بھی حصہ میں بھجوانے پر کوئی پابندی نہیں ۔ جمع شدہ رقوم زکوٰۃ ، انکم ٹیکس اور دولت ٹیکس سے مبرا ہیں ۔
مزید تفصیل کے لئے فوری رابطہ کریں ۔
پُرکشش منافع اور بہتر خدمت ہمارا افتخار ہے
مینیجر نیشنل بینک آف پاکستان ۔ ربوہ

بے بی ٹانک
بچوں کی کمزوری ، سوکھا پن ، دستوں ، دانت نکالنے کی تکالیف اور چڑچڑا پن وغیرہ کیلئے بچوں کا ٹانک ۔ قیمت ۔/۱۲ RS لٹریچر مفت
کیور ہومیو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ
فون : ۶۰۶ ۔ ۷۷۱ ربوہ

حبوب مفید اٹھرا ۱۵ گرام ۔/۱۶ ، ۶۰ گرام ۔/۴۸
اکسیر اولادِ نرینہ (کورس) ۔/۱۵۰ روپے
زوجام عشق خاص ۔/۴۸۰ روپے
روشن کاجل ۔/۵ روپے
تریاق معدہ ۔/۱۰ روپے ، ۔/۲۰ روپے
دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
NASIR ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) ربوہ
فون ۔ ۵۳۴ ۔ ۶۳۴ (۰۴۵۲۴)